69800 ـ دوسری شادی کی شدید ضرورت ہے لیکن ہو سکتا ہے اس سے پہلی بیوی کو طلاق دینی پڑ جائے

سوال

میری عمر اڑتالیس برس ہے اور بیس برس سے شادی شدہ ہوں میرے تین بچے بھی ہیں، میری بیوی ایك فاضلہ عورت ہے اللہ سبحانہ و تعالی نے مجھے اپنے فضل سے بہت نوازا ہے میں اب کسی بھی مسلمان عورت سے دوسری شادی کرنا چاہتا ہوں کہ یہ شادی زیادہ سے زیادہ فائدہ مند ہو یعنی کسی بیوہ عورت سے جس کے یتیم بچے ہوں، یا بانجھ مطلقہ عورت سے یا زیادہ عمر کی کنواری عورت سے اور ایسی عورتیں بہت ہیں جن کی عمر شادی کی عمر سے زیادہ ہو چکی ہے اور ان کی شادی نہیں ہوئی.
مشکل یہ ہے کہ میری پہلی بیوی اعتراض کرتی اور طلاق کی دھمکی دیتی ہے، میں اس بیوی کو چھوڑ کر اپنا نقصان نہیں کرنا چاہتا کیونکہ وہ بہت دیندار ہے اور دین کے سارے احکام پر عمل بھی کرتی ہے لیکن ایك سے زائد شادی کے موضوع میں وہ بھی یہاں مصر میں باقی عورتوں کی طرح برداشت نہیں کرتی.
یہ علم میں رہے کہ مجھے دوسری شادی کی بہت ضرورت ہے تا کہ عورتوں کے فتنہ سے محفوظ رہ سکوں برائے مہربانی مجھے بتائیں کہ اس کے حل کے لیے بہتر طریقہ کیا ہے کہ میری پہلی بیوی سمجھ جائے ؟

پسندیدہ جواب

الحمد للہ.

اللہ سبحانہ و تعالی بیویوں کے نان و نفقہ اور لباس و رہائش اور رات بسر کرنے میں عدل و انصاف کرنے کی استطاعت رکھنے والے شخص کے لیے ایك سے زائد بیویاں رکھنا مباح کیا ہے، لیکن جو شخص عدل و انصاف کی استطاعت و قدرت نہیں رکھتا اس کے لیے ایك سے زائد بیوي رکھنا حرام قرار دیا ہے.

اللہ سبحانہ و تعالی کا فرمان ہے:

اور اگر تمہیں خدشہ ہو کہ تم یتیم لڑکیوں سے نکاح کر کے عدل و انصاف نہیں کر سکوگے تو پھر اور عورتوں سے جو تمہیں اچھی لگیں تم ان سے نکاح کر لو، دو دو تین تین چار چار، لیکن اگر تمہیں برابری نہ کر سکنے کا خوف ہو تو ایك ہی کافی ہے، یا تمہاری ملکیت کی لونڈی یہ زیادہ قریب ہے کہ تم ظلم کرنے سے بچ جاؤ النساء (3).

تعولوا: کا معنی ہے کہ تم ظلم و ستم نہ کرو.

شیخ فوزان حفظہ اللہ کہتے ہیں:

" یہ آیت کریمہ اس پر دلالت کرتی ہے کہ جس شخص کے پاس مکمل طور پر عورتوں کے حقوق ادا کرنے کی استعداد و استطاعت ہو تو اسے ایك سے زائد چار بیویاں تك کرنے کی اجازت ہے، اور جس شخص کے پاس استطاعت و استعداد نہیں تو وہ ایك بیوی ہی رکھے، یا پھر لونڈی پر گزارا کرے.

یہاں عدل سے مراد وہ عدل ہے جس کی استطاعت ہو جو کہ تقسیم اور نان و نفقہ اور رہائش میں ہوگا، لیکن جس عدل کی استطاعت ہی نہیں وہ دل کی محبت ہے، جس کا ایك سے زائد بیویوں رکھنے کی ممانعت میں کوئی دخل نہیں.

دیکھیں: المنتقی من فتاوی الشیخ الفوزان (3 / 252).

عورت کے لیے یہ جاننا ضروری ہے کہ اس کا اللہ سبحانہ و تعالی کے احکام میں سے کسی حکم کو ناپسند کرنا بعض اوقات کفر بھی ہو سکتا ہے، یا پھر وہ اسے کفر کی حد تك لے جا سکتا ہے جس کی بنا پر دین اسلام سے ہی خارج ہو جائے.

شیخ صالح فوزان حفظہ اللہ سے درج ذیل سوال دریافت کیا گیا:

جو شخص خود بھی چار شادیاں کرنا ناپسند کرے اور دوسروں کو بھی اسے ناپسند کرنے کی ترغیب دلائے ایسے شخص کا حکم کیا ہو گا ؟

شیخ کا جواب تھا:

" کسی بھی مسلمان شخص کے لیے جائز نہیں کہ وہ اللہ سبحانہ و تعالی کے مشروع کردہ کو ناپسند کرے اور لوگوں کو اس سے نفرت دلائے، ایسا کرنا دین اسلام سے ارتداد کہلاتا ہے کیونکہ اللہ سبحانہ و تعالی کا فرمان ہے:

یہ اس لیے کہ انہوں نے اللہ تعالی کے نازل کردہ کو ناپسند کیا تو اللہ نے ان کے اعمال ضائع کر دیے محمد (9).

چنانچہ معاملہ بڑ خطرناك ہے، اور اس کا سبب یہ ہے کہ ایسے لوگ کفار کی باتوں سے متاثر ہوتے ہیں، حالانکہ کفار کا تو کام ہی دین اسلام سے نفرت دلانا ہوتا ہے، اور وہ ایسے شبہات پیدا کرنے کی کوشش کرتے ہیں جو مسلمان کے لیے نقصان دہ ہوں اور بےوقوف قسم کے ایسے مسلمانوں میں رواج پائیں جن پر دین اسلام کے احکام مخفی ہیں.

اور ان دینی احکام و قوانین میں چار شادیاں کرنا بھی شامل ہے، کیونکہ اس میں مرد سے پہلے عورت کے لیے

مصلحت پائی جاتی ہے "

دیکھیں: المنتقى من فتاوى الشيخ الفوزان (3 / 251).

لیکن یہ لازم نہیں کہ جب خاوند دوسری شادی کرنے لگے تو وہ غیرت کھاتے ہوئے یا پھر ناراض ہو کر وہ اس شرعی قانون کو ہی ناپسند کرنے لگے؛ بلکہ کچھ عورتیں تو ایسی بھی ہیں جنہیں یہ معلوم ہے کہ یہ چیز اللہ کی شریعت میں سے ہے اور اللہ نے جو شریعت نازل کی ہے اس پر ایمان بھی رکھتی ہے اور اس کے دین کو بھی پسند کرتی ہے.

لیکن پھر وہ نفس کی کمزوری کی اور اللہ کی حلال کردہ کو حرام کیے یا پھر اس کی شریعت کو ناپسند کیے بغیر خاوند کی ایک سے زائد شادیاں کرنے کو ناپسند کرتی ہے.

خاوند کی جو یہ نیت ہے کہ وہ کسی بیوہ یا مطلقہ یا کسی ایسی عورت سے شادی کر لے جس کی شادی کی عمر جاتی رہی ہے اس پر اس کا مشکور ہونا چاہیے، یہ نیت قابل تعریف ہے، اور لوگوں کی جانب سے اسے ایسا کرنے کی ترغیب دلائی جانی چاہیے تھی، اور اسی طرح بیوی بھی اسے ابھارتی کہ تم ایسا ضرور کرو، کیونکہ یہ تو بہت ہی اچھے اخلاق میں شامل ہوتا ہے.

بیوی کو چاہیے کہ وہ جو کچھ اپنے لیے پسند کرتی ہے وہی دوسرے کے لیے بھی پسند کرے، وہ اپنے لیے تو پسند کرتی ہے کہ اس کا خاوند بھی ہو اور اولاد بھی، تو اسی طرح اسے یہ اپنے علاوہ کسی دوسری عورت کے لیے پسند کرنا چاہیے.

بلکہ اگر اس کی بیٹی اس حالت میں ہوتی جس میں دوسری خواتین ہیں تو وہ تمنا کرتی کہ کاش اس کا بھی کوئی خاوند ہو جو اس کی سترپوشی کرے چاہے وہ شادی شدہ ہی ہو، اور چاہے ایک سے زائد شادیوں والا ہی ہو، اس لیے اسے علم ہونا چاہیے کہ عورتوں اور ان کی ماؤں کا احساس اور جذبہ یہی ہوتا ہے.

اس میں کوئی شك و شبہ نہیں کہ ایك سے زائد شادیاں ہی اس مشکل کا حل ہے جو اس وقت مسلمان ممالك میں بہت زیادہ پھیل چکی ہے کہ بہت ساری عورتیں شادی کی عمر سے تجاوز کر چکی ہیں، لیکن ان سے شادی کرنے والا کوئی نہیں، اور برے اخلاق اور تباہی والے حادثات کا سبب بن رہی ہیں.

شیخ صالح فوزان حفظہ اللہ کہتے ہیں:

" عورتوں میں عنوسیت یعنی شادی کی عمر سے تجاوز کو ختم کرنے کے اسباب میں ایک سے زائد شادیاں کرنا شامل ہے؛ کہ کسی عورت کا ایسے شخص سے شادی کر لینا ہی بہتر ہے جو اس کی عفت و عصمت کی حفاظت کرتے اور اس سے اس کی اولاد بھی ہو چاہے وہ اس کی چوتھی بیوی ہی بن جائے غیر شادی شدہ رہ کر شادی کی

مصلحتوں سے محروم رہ کر فتنہ کا پیش خیمہ بن کر رہنے سے بہتر ہے.

اور ایك سے زائد شادیوں کی مشروعیت کی یہی ایك عظیم حکمت بھی ہے، اور پھر یہ چیز مرد کی بجائے عورت کے لیے زیادہ مصلحت والی ہے، اور ہو سکتا ہے عورت کو اپنی سوکن کے ساتھ رہنے میں جو تنگی محسوس ہوتی ہو اس کے مقابلہ میں شادی کی جو مصلحت اسے حاصل ہوگی وہ زیادہ راجح ہوگی.

اور پھر عقل و دانش رکھنے والا شخص تو مصلحت اور فساد و خرابی اور نفع و نقصان میں مقارنہ و موازنہ کرتے ہوئے اس میں جو راجح ہو اسے اختیار کرتا ہے، اور پھر اگر ایك سے زائد شادیوں میں کوئی نقصانات پائے بھی جاتے ہوں تو اس کے مقابلہ میں شادی کی مصلحت زیادہ راجح ہے.

دیکھیں: المنتقی من فتاوی الشیخ الفوزان (3 / 168).

ایك عقلمند عورت کا کہنا ہے:

" جب ہر گھر میں عنوسیت (یعنی شادی کی عمر ڈھلنا) پہنچ جائے تو میں کبھی بھی اپنے خاوند کی راہ نہیں روکوں گی، بلکہ میں خود اسے دوسری شادی کے لیے تیار کروں گی کیونکہ میری دینی غیرت میری خاوند پر غیرت سے زیادہ ہے "

اور جب عورت نے عقد نکاح میں اس کی شرط نہ رکھی ہو تو پھر خاوند کی دوسری شادی کرنے سے اسے طلاق طلب کرنے کا حق حاصل نہیں ہے، اور اگر وہ ایسا کرتی ہے تو گنہگار ہوگی "

ثوبان رضی اللہ تعالی عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

" جس عورت نے بھی بغیر کسی حرج کے اپنے خاوند سے طلاق طلب کی تو اس پر جنت کی خوشبو حرام ہے "

سنن ابو داود حدیث نمبر (2226) سنن ابن ماجہ حدیث نمبر (2055) علامہ البانی رحمہ اللہ نے صحیح ابن ماجہ حدیث نمبر (1685) میں اسے صحیح قرار دیا ہے.

ہم عورت کو نصیحت کرتے ہیں بلکہ ہر اس عورت کو جس کے خاوند نے دوسری شادی کر لی ہے کہ پہلی بیوی کو اللہ کے حکم پر راضی ہونا چاہیے، اور اللہ تعالی سے دعا کرنی چاہیے کہ اس سلسلہ میں اس کے دل میں جو غیرت پائی جاتی ہے اسے ختم کر دے، اور اسے صبر و تحمل سے کام لیتے ہوئے اپنے خاوند کے پاس ہی رہنا چاہیے.

ہم آخر میں خاوند کو بھی نصیحت کرتے ہیں کہ تم ایك گھر تباہ کر کے دوسرا مت بنانے کی کوشش کرو، اور دوسری شادی مت کرو کہ اس کی قیمت پہلی بیوی کو طلاق دے کر ادا کرنا پڑے، دوسری شادی کرنے میں آپ کا مقصد تو

بہت اچھا ہے، لیکن ہو سکتا ہے آپ کا یہ مقصد آسانی سے پورا نہ ہو سکے.

اس لیے آپ کو چاہیے کہ آپ اپنی پہلی بیوی کو بتدریج آہستہ آہستہ اس کے لیے تیار کریں، اور اس سلسلہ میں اس کے ایمان کو قوی کرنے کے لیے آپ اس کے سامنے بہترین نمونے رکھیں، اور ایک سے زائد شادیاں کر کے ان میں عدل و انصاف قائم کرنے والے شخص کی مثال پیش کریں.

اور آپ اس سلسلہ میں بیوی کو مطمئن کرنے سے قبل شادی کرنے کی جلدی مت کریں، ایک عورت جس کے خاوند نے شادی کی عمر ڈھل جانے والی عورت سے دوسری شادی کر لی اور معاملات میں پہلی بیوی کے ساتھ ظلم کیا تو وہ ایک صحافی عورت سے مخاطب ہو کر کہتی ہے:

" شادی کی عمر ڈھل جانے والی اور طلاق یافتہ عورتوں سے دوسری شادی کرنا ہی اس مشکل کو حل کرنے کی رائے رکھنے والوں کے لیے تم ایسا کالم لکھو جس میں ہو کہ: مرد حضرات جب عدل و انصاف کرنے سے عاجز ہو جاتے ہیں تو ایک عورت کی مشکل حل کر کے دوسری کے لیے مشکل پیدا کرتے ہیں، اور دوسری عورت کا گھر تباہ کر کے گھر بناتے پھرتے ہیں "

اللہ سبحانہ و تعالی ہی توفیق نصیب کرنے والا ہے.

واللہ اعلم .